نبي الأمي صلى اللہ علیہ وسلم

ازقلم:

احمد رضا مغل

متخصص فی الحدیث

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے القاب میں سے ایک لقب "امی" بھی جس کا معنی، وجہ اور حکمتوں کے متعلق کچھ مفید معلومات اس تحریر میں پڑھیں گے اس کا ایک معنی بدمذہب **نعوذباللہ** "ان پڑھ" بھی کرتے ہیں آیئے اس تحریر کی روشنی میں اس ترجمے کا کیا بنتا ہے دیکھتے ہیں کہ کیا سید عالم صلی للہ علیہ وسلم کو پڑھنا آتا تھا؟؟؟

اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے

اَلرَّحْمٰنُ (1) عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (2) ترجمہ کنزالایمان: رحمٰن نے قرآن سکھایا۔

تفسیر

ایک قول یہ ہے کہ اہلِ مکہ نے جب کہا کہ محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو کوئی بشر سکھاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تَبارَکَ وَتَعَالٰی نے فرمایا کہ رحمٰن نے قرآن اپنے حبیب محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سکھایا۔ (خازن، الرحمٰن، تحت الآیۃ: 1۔2ج4ص208 ملخصاً)

امام عشق و محبت فرماتے ہیں:

فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر

بس قسم کھایئے اُمّی تری دانائی کی

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "طبقات الغويين و النحاة" کے آخر میں ایک باب باندھا ہے جس کئی احادیث نقل کی ہیں ان میں ایک حدیث یہ بھی ہے کہ : رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم نے ارشاد إذا كتب بسم الله الرحمٰن الرحيم فبيّن السين فيه یعنی جب تم "بسم الله الرحمٰن الرحيم" لکھو تو سین کو واضح کرو۔ مزید یہ کہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کاتبوں کے یہاں اکثر موجود ہے (طبقات الغویین والنحاۃ ص 415 رقم الحدیث 48)

کاتب وحی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میں لکھ رہا تھا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يا معاوية ! الق الدواة ، حرف القلم ، وانصب الباء ، و فرق السين، ولا تعور الميم ، وحسن الله، و مد الرحمن، وجود الرحيم۔

"اے معاویہ ! دوات کی سیاہی درست رکھو، قلم کو ٹیڑھا کرو، (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی) "ب" کھڑی لکھو "س" کے دندانے جدا رکھو، "م" کے دائرے کو اندھا نہ کرو (کھلا رکھو)، لفظ "اللہ" خوب صورت لکھو، لفظ "رحمٰن" کو دراز کرو، اور لفظ "رحیم" عمدگی سے لکھو!" (الفردوس بماثور الخطاب، باب الیا، ج 5، ص 394، رقم 853)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لکھے لفظوں کی اصلاح فرمانا، صحیح کتابت کروانا اس بات کی دلیل ہے آپ لکھنا اور پڑھنا جانتے تھے

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ "الشفاء" میں لکھتے ہیں کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز کا علم عطاء فرمایا گیا یہاں تک کہ آپ حروف نویسی اور ان کی خوشخطی کی معرفت رکھتے تھے جبکہ ابن شعبان کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی للہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم کو لمبا کرکے نہ لکھو (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ج 1 ص 357)

محدث مغرب حضرت امام عبدالحہ الکتانی اپنی کتاب "نظام الحکومة النبوية" میں رقمطراز ہیں کہ "فیض القدیر" میں قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا قول موجود ہے کہ نبی کریم صلی للہ علیہ وسلم کو الفاظ کی بندش اور خوشخطی کی معرفت رکھتے تھے (نظام الحکومۃ النبویۃ ص 158)

بخاری شریف کی حدیث ہے کہ قال النبي صلى الله عليه وسلم ما بعث نبي إلا انذر امته الاعور الكذاب، الا إنه اعور، وإن ربكم ليس بأعور، وإن بين عينيه مكتوب "كافر" یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نبی بھی مبعوث کیا گیا تو انہوں نے اپنی قوم کو کانے جھوٹے سے ڈرایا، آگاہ رہو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الفتن، اب ذکر الدجال، حدیث نمبر: 7131)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دجال کی ایک آنکھ ممسوہ ہوئی ہوگی اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہجے کرکے) بتلایا "ک ف ر" جسے ہر مسلمان پڑھ سکے گا۔" (صحیح المسلم، کتاب الفتن، حدیث: 2933-7365)

عن ابن مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی للہ علیه وسلم ادّبني ربي فاحسن تأديبي یعنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ مجھے میرے رب نے پڑھایا اور بہترین تعلیم دی (جواہر البحار ج 1 ص 673)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہِ کیا خوب فرماتے ہیں ،

ایسا اُمّی کس لئے منت کشِ استاد ہو

کیا کفایت اس کو اِقْرَأ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ نہیں

حضرت علامہ غلام مصطفیٰ ازہری رحمۃ اللّٰہ علیہ اپنی مشہور کتاب " سیرت مصطفیٰ " میں رقمطراز ہیں : آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے امی لقب ہونے کا حقیقی راز کیا ہے ؟ اس کو تو خداوند علام الغیوب کے سوا اور کون بتا سکتا ہے ؟ لیکن بظاہر اس میں چند حکمتیں اور فوائد معلوم ہوتے ہیں ۔ :

(1) ۔ یہ کہ تمام دنیا کو علم و حکمت سکھانے والے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا استاد صرف خداوند عالم ہی ہو ، کوئی انسان آپ کا استاد نہ ہو تا کہ کبھی کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ پیغمبر تو میرا پڑھایا ہوا شاگرد ہے ۔

(2) ۔ یہ کہ کوئی شخص کبھی یہ خیال نہ کر سکے کہ فلاں آدمی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہو سلم کا استاد تھا تو شاید وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ علم والا ہو گا ۔

(3) ۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کوئی یہ وہم بھی نہ کرسکے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم چونکہ پڑھے لکھے آدمی تھے اس لیے انہوں نے خود ہی قرآن کی آیتوں کو اپنی طرف سے بنا کر پیش کیا ہے اور قرآن انہیں کا بنایا ہوا کلام ہے۔

(4) ۔جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ساری دنیا کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیں تو کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ پہلی اور پرانی کتابوں کو دیکھ دیکھ کر اس قسم کی انمول اور انقلاب آفریں تعلیمات دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

(5) ۔اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کوئی استاد ہوتا تو آپ کو اس کی تعظیم کرنی پڑتی، حالانکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو خالق کائنات نے اس لیے پیدا فرمایا تھا کہ سارا عالم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تعظیم کرے، اس لیے حضرت حق جل شانہ نے اس کو گوارا نہیں فرمایا کہ میرا محبوب کسی کے آگے زانوئے تلمذ تہ کرے اور کوئی اس کا استاد ہو۔(واللہ تعالیٰ اعلم) (سیرت مصطفیٰ ص 85۔86)

حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ

نگار من کہ بہ مکتب نرفت و خط ننوشت

بغمزہ سبق آموز صد مدرس شد

یعنی میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ کبھی مکتب میں گئے، نہ لکھنا سیکھا مگر اپنے چشم وابرو کے اشارہ سے سیکڑوں مدرسوں کو سبق پڑھا دیا۔

ظاہر ہے کہ جس کا استاد اور تعلیم دینے والا خلاق عالم جل جلالہ ہو بھلا اس کو کسی اور استاد سے تعلیم حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہو گی؟ (سیرتِ مصطفیٰ ص 85)

نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صفت "نبی اُمّی" کی 3 وجوہات:

سیّد المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایک صفت ''نبی اُمّی '' ہے،اس کی بہت سی وجوہات ہیں ، یہاں اس کی تین وجوہات ملاحظہ ہوں :

(1)...آپ اُمتِ اُمِیّہ کی طرف مبعوث ہوئے۔کتاب شعیاء میں ہے، اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے'' میں اُمیّوں میں ایک اُمّی بھیجوں گااور اس پر نبوت ختم کردوں گا۔

(2)...آپ کی بِعثَت اُمُّ القُریٰ یعنی مکہ مکرمہ میں ہوئی۔

(3)... حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لکھتے اور کتاب سے کچھ پڑھتے نہ تھے اور یہ آپ کی فضیلت تھی کہ علم انتہائی یاد ہونے کی وجہ سے اس کی حاجت نہ تھی۔خط ایک ذہنی صنعت ہے جو کہ جسمانی آلہ سے صادر ہوتی ہے، تو جو ذات ایسی ہو کہ قلمِ اعلیٰ اس کے زیرِ فرمان ہو اُس کو اِس کتابت کی کیا حاجت ؟ پھر حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کتابت نہ فرمانا اور (پھر بھی) کتابت کا ماہر ہونا ایک عظیم معجزہ ہے،آپ کاتبوں کو لکھنے کا علم اور کتابت کے طریقے تعلیم فرماتے ، پیشہ وروں کو پیشوں کی تعلیم دیتے ہیں حتّٰی کہ دنیا وآخرت کے ہر کمال میں اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق سے زیادہ علم والا بنایا ہے۔(خزائن العرفان، الجمعۃ، تحت الآیۃ: 2 ص 1023، ملخصاً)

ان تمام دلائل کی روشنی سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھنا آتا تھا اور لکھنا بھی اللہ ہمیں ایسے لوگوں سے بچائے جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی عیب تلاشتے ہیں الامان و الحفیظ

ازقلم:

احمدرضامغل

بتاریخ:

17 ربیع الاول 1445 بمطابق 21 ستمبر 2024 بروز ہفتہ بمقام عروس البلاد کراچی